بیوی نے دعوی کیا کہ اس سے زبردستی کی گئی ہے

ادّعت زوجته أنها تعرّضت لاغتصاب

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

بیوی نے دعوی کیا کہ اس سے زبردستی کی گئی ہے

میں ایك مہاجر مسلمان ہوں اور اٹھارہ برس سے ایك عورت كے ساتھ شادی شدہ ہوں، میرا كام ہی ایسا ہے كہ مجھے اكثر سفر پر جانا پڑتا ہے، اور بیوی اكیلی رہتی ہے، جب میں ایك بار سفر سے واپس آیا تو بیوی نے مجھے بتایا كہ اس كے پاس ایك شخص آیا اور اس نے اس سے بوس و كنار كیا اور كہنے لگا تم بہت چھوٹی ہو.
آج اس واقعہ كو اٹھارہ برس گزرنے كے بعد بیوی نے مجھے بتایا ہے كہ وہ شخص اس كے پاس آیا اور بوس و كنار كرنے كے ساتھ ساتھ مجامعت بھی كی اور وہ اس كے سامنے زیر ہو چكی تھی، اب میں بہت ذلت محسوس كر رہا ہوں اور شدید غصہ میں ہوں كیونكہ اس نے مجھے دھوكہ میں ركھا اور اصل حقیقت نہیں بتائی، اور اس موضوع سے مجھے لاعلم ركھا.
اس كی بنا پر میں نفسیاتی طور پر تباہ ہوگیا ہوں اور نماز تك كے لیے مسجد جانے كی رغبت بھی نہیں ركھتا، برائے مہربانی مجھے یہ بتائیں كہ میں كیا كروں، آیا ہماری شادی شرعی ہے، یا كہ میں اسے طلاق دے دوں ؟
اللہ سبحانہ و تعالی آپ كو جزائے خیر عطا فرمائے.

الحمد للہ:

اگر تو یہ صحیح ہے كہ اس نے بالآخر آپ كو بتا دیا كہ ایسا ہوا ہے تو آپ كی بیوی نے كبیرہ گناہ كا ارتكاب كیا ہے اور اس شخص كی بات مان كر بہت بڑی خیانت كی مرتكب ہوئی ہے، كیونكہ نہ تو اس نے اس سے بھاگنے كی كوشش كی اور نہ ہی اس سے بچنے كے لیے چیخ و پكار وغیرہ كی.

اور اس نے آپ كو یہ بتایا كہ وہ اس كے سامنے مجبور تھی اس كا یہ قول قابل قبول اس لیے نہیں كہ اس نے نہ تو یہ ذكر كیا ہے كہ اس شخص نے ایسا اسلحہ كے زور پر كیا، یا پھر اسے باندھ دیا، اس كا ذكر نہیں كیاگیا، اس لیے جب بالفعل اس كی كوتاہی ثابت ہوگئی تو آپ پر كیا واجب ہے، اور اس سلسلہ میں آپ كا موقف كیا ہونا چاہیے ؟

بلاشك و شبہ اس سلسلہ میں آپ پر سب سے پہلا واجب تو یہ ہے کہ آپ بیوی کو وعظ و نصیحت کریں، اور اسے یوم آخرت اور قیامت کی ہولناکیاں یاد دلائیں، اور اللہ تعالی کی حدود کی پامالی اور خاوند کی خیانت اور اس کے بستر کو خراب کرنے کے خطرہ ناك کام کی وضاحت کریں، اور اس سلسلہ میں شریعت اسلامیہ نے شادی شدہ زانی کو جو حد مقرر کی ہے کہ پتھر مار کر اسے رجم کیا جائے کی وضاحت کریں.

اس وعظ و نصیحت کے بعد اگر آپ دیکھیں کہ وہ اپنے کیے پر نادم ہے اور افسردہ ہے اور اب استقامت اختیار کر چکی ہے تو پھر آپ کا اس کے ساتھ رہنے اور اسے اپنے نکاح میں رکھنے میں کوئی حرج نہیں، اور آپ کا نکاح صحیح ہے.

نظر تو یہی آتا ہے یہ عورت اپنے کیے پر نادم ہے اور توبہ کر چکی ہے، کیونکہ اس موضوع کو بھول جانے کے بعد اتنے عرصہ بعد اس نے خود ہی چھیڑا ہے، اور آپ سے صراحتا اس نے سب کچھ بیان کر دیا ہے.

لگتا ہے کہ اس کا ضمیر اسے جھنجھوڑتا رہا اور اپنے خاوند سے سچی معذرت کرنے کی رغبت دلاتا رہا کہ سچی توبہ کر لے، اور اس کا یہ گناہ صغر سنی اور امریکہ کے جاہلیت زدہ ماحول میں ہوا جہاں یہ احتمال بھی ہے کہ ہو سکتا ہے ابتدائی طور پر اس پر جبر کیا گیا ہو اور پھر وہ بھی نرم پڑ گئی ہو، اور یہ گناہ اس جیسا نہیں جو خود معصیت و گناہ کی سعی و کوشش کرے اور اس کے لیے اس نے پلاننگ کی اور جان بوجھ کر اصرار بھی کیا.

ہماری نصیحت یہی ہے کہ اگر اس عورت کی اب حالت بدل چکی ہے اور وہ راہ استقامت اختیار کر چکی ہے اور اپنے کیے پر نادم ہے تو پھر آپ اسے معاف کرتے ہوئے اس سے درگزر کریں خاص کر آپ کی اس سے اولاد بھی ہوگی جو طلاق کی صورت میں ضائع ہو کر رہ جائیگی.

اس كے ساتھ ساتھ آپ مستقل طور پر اس كی تربيت كريں اور دھيان ركھيں اور نگرانی كرتے ہوئے زيادہ دير غائب مت ہوں، اللہ سبحانہ و تعالى سے دعا ہے كہ وہ ہم سب كی توبہ قبول فرمائے.

پھر يہ كہ آپ كے سوال ميں ايك بہت خطرناك چيز وارد ہے وہ آپ كا يہ قول ہے كہ:

" اس حادثہ كے نتيجہ ميں آپ ميں مسجد جا كر نماز ادا كرنے كی رغبت نہيں رہی "

مسلمان بھائی يہ تو بہت ہی عجيب بات ہے حالانكہ نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو تو كوئی پريشانی ہوتی اور كوئی اہم معاملہ پيش آ جاتا تو آپ نماز ادا كرتے اور اللہ سبحانہ و تعالى سے گريہ زاری كرتے ہوئے اس سے دعا كر كے مدد طلب كرتے، اور آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے اس طرح كی حالت ميں ہميں بھی يہی تعليم دی ہے.

اس كی تعليم نہيں دی كہ پريشانی اور اس طرح كے حادثات ميں ہميں اللہ كے گھر مسجدوں سے ہی دور ہو جائيں اور نماز كرنا شروع كر ديں، اور دعا سے اعراض كرنے لگيں، يہ بتائيں كہ اگر ايسا كريں گے تو پھر پريشانی ميں كس سے مدد طلب كريں گے اور كون آپ كو اس سے نكالے گا، اور آپ كو مصيبت كی اس آگ سے كون نجات دےگا.

اس ليے ميرے بھائی آپ اللہ كی طرف رجوع كريں اور اس سے دعا كريں كہ وہ آپ كا غم و پريشانی دور كر دے اور آپ كے سينہ ميں جو بيماری ہے اس سے شفايابی نصيب فرمائے اور آپ صبر و نماز كے ساتھ مدد طلب كريں، يقينا اللہ سبحانہ و تعالى صبر كرنے والوں كے ساتھ ہے.

واللہ اعلم.